ملک وملت کی سلامتی کے لیے طریق عمل

پروفیسر محمد حمزہ نعیم (ایم اے عربی، ایم اے علام اسلامیہ)

باراک حسین اوبامہ نے ''سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت'' میں سے افغان و پاکستان کے لیے نئی پالیسی میں دو قدم اور آگے بڑھائے ہیں۔ اس نے ڈیڑھ ارب ڈالر کی گاجریں پیش کی ہیں اور ڈنڈا بھی دکھاتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ وہ پاکستان کو بلینک چیک نہیں دے سکتے۔ پاکستان پہلے کچھ کر کے دکھائے پھر اسے یہ ''امداد'' ملے گی...... گویا اس ''اجرت کے'' مستحق ہم اس وقت ہوں گے جب ہم امریکی خواہش کے عین مطابق کام کریں گے۔ پاکستان کی نئی حکومت ۲۰۰۸ء کی آمد پر فدائی حملے رک گئے تھے۔ فاٹا، سوات اور دیگر پختون اور بلوچ علاقوں میں امن کی ہوائیں نئی بہار لاتی نظر آرہی تھیں کہ امریکہ کی طرف سے یہ آواز آئی پاکستان میں (افواجِ پاکستان پر) کی گئی سرمایہ کاری کا حساب کتاب لیا جائے۔ بس دو چار دن ہی گزرے ہوں گے کہ مشیر داخلہ کی بڑھکیں سنائی دیں اور پوری شمالی اور مغربی سرحدوں پر پاکستانی افواج کو الجھا دیا گیا۔ توپوں کی گھن گرج ٹینکوں کی چڑھائی اور میزائلوں کی بارش شروع ہوگئی۔ خود امریکی میزائلوں اور ڈرون طیاروں کی ہولناک آتش بازی اس پر مستزاد تھی۔ سیکڑوں فوجیوں اور ہزاروں قبائلیوں کی زندگی خاتمے کو پہنچی۔ سوات خاص نشانہ بنا اور اپنے ہی کلمہ گو بھائیوں کو جن میں ممکن ہے چند فتنہ پرور را اور موساد کے ایجنٹ ہوں، اکثریت بے گناہ کلمہ گو محمدیوں کی تھی۔ فوجیوں اور عام مسلمانوں کے علاوہ سیاسی لوگ بھی زد میں آئے۔ اے این پی (حکمران طبقہ) کے کئی لیڈر اور اہم کارکن شہید ہوئے۔ کئی موت کی دہلیز سے واپس آئے۔ بالآخر سوات میں امن معاہدہ ہوگیا۔

مگر یہ امن معاہدہ پاکستان اور پاکستانیوں کے لیے تو مفید ہے، امریکہ کو تو امن موت نظر آتی ہے وہ تو تمام دنیا میں ''روشن خیالی اور اعتدال پسندی'' یعنی بدامنی اور مار دھاڑ سے ہی خوش ہوتا ہے جیسے کوئی بڑا جاگیردار اپنے مزارعین اور رعایا کی لڑائی میں سرپنچی کر کے اپنا بڑا پن ظاہر کرتا رہتا ہے۔

امریکی دانشور پہلے ہی کہہ رہے تھے کہ دہشت گردی کی جنگ میں آخری میدان پاکستان ہوگا۔ الیکشن مہم کے دوران باراک حسین اوبامہ نے مسلمانوں کے قلبی وروحانی مراکز ''مکہ اور مدینہ'' کے علاوہ ''پاکستان'' پر حملہ کی کھل کر دھمکی دی تھی۔ جس پر پاکستان پر ڈرون حملوں میں شدت اور یکم اپریل ۲۰۰۹ء فاٹا پر حملے سے عمل شروع ہوگیا ہے۔ امریکہ نے

کہا ہے، اگر پاکستان (نام نہاد مجاہد مراکز پر) حملے نہیں کرے گا تو امریکہ خود حملے کرے گا۔ بقول جنرل حمید گل ''افغانستان میں امریکی فوجوں کی آمد ایک بہانہ ہے، پاکستان ان کا اصل نشانہ ہے۔ امریکہ نے پاکستان کی ایٹمی طاقت پر نظر رکھی ہوئی ہے۔''

آج برطانیہ نے بھی کہہ دیا ہے کہ ''القاعدہ'' کے مجاہدوں نے شمالی پاکستان میں پناہ لے لی ہے۔ معلوم رہے کہ شمالی پاکستان ہی میں ایٹمی اسلحہ کے خفیہ مقامات ہیں، القاعدہ کے مجاہدین تو ایک بہانہ ہے۔ ان نئے پیش آمدہ چیلنجز اور پیش آمدہ خطرات کے پیشِ نظر ضرورت اس امر کی ہے کہ دونوں بڑی جماعتوں کے اتفاق سے اللہ کا خوف رکھنے والے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی خیر خواہی اور ملک وملت کی سلامتی چاہنے والے چھ سے دس تک نہایت دانا شخصیتوں کو نامزد کیا جائے۔ یہی سنت فاروقی ہے۔ ان کو سیاسی حکومت پر مکمل اختیار دیا جائے۔ یہی چھ سے دس تک مخلص اور دانا افراد افواجِ پاکستان کو بھی کمانڈ کریں۔ اگر وہ چیف کمانڈو کو کہیں پر بمباری کا حکم دیں تو وہ حملہ کر دیں اور اگر وہ ''سٹاپ وار'' کا حکم دیں تو وہ وہ ہاتھ قطعاً روک لیں...... ملک وملت کی سلامتی کا آخری موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔

☆☆☆

قارئین توجہ فرمائیں

قارئین کی طرف سے اکثر یہ شکایت موصول ہوتی ہے کہ ہمیں سالانہ چندہ ختم ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملی اور رسالہ بند کر دیا گیا ہے۔ اس شکایت کے ازالے اور قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتا کے اوپر مدت خریداری درج کر دی گئی ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ درج شدہ مدت کے مطابق اپنا سالانہ چندہ ارسال کر کے اگلے سال کی تجدید کرالیں۔ اکثر قارئین کا زرتعاون سالانہ دسمبر ۲۰۰۸ء میں ختم ہو چکا تھا۔ کئی قارئین نے سالانہ چندہ ارسال کر کے نئے سال کی تجدید کرالی ہے۔ جن کا چندہ وصول نہیں ہوا، اس کے باوجود اپریل ۲۰۰۹ء کا شمارہ انھیں بھی ارسال کیا جارہا ہے۔ براہِ کرم اپریل میں ہی اپنا سالانہ زرتعاون ۲۰۰ روپے ارسال فرما کر نئے سال کے لیے تجدید کرالیں۔ بصورت دیگر آئندہ شمارے کے لیے معذرت! (سرکولیشن منیجر)

''نقیبِ ختمِ نبوت'' کی ترسیل، شکایات اور دیگر معلومات کے لیے رابطہ نمبر: 0300-7345095